محمد شوکت علی
پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر عطاء الرحمٰن میو
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

خطباتِ اقبال کے مفاہیم و رجحانات کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Shoukat Ali
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Lahore Garrison University, Lahore.
Dr. Atta-ur-Rehman Meo
Associate Professor, Department of Urdu, Lahore Garrison University, Lahore.

Analytical Study of the Concepts and Trends of Iqbal's Sermons

This article presents an analytical study of the concepts and trends of Iqbal's sermons. Iqbal's sermons have made it easier to understand Iqbal's thought in prose. The study of these sermons reveals various aspects of Iqbal are thought. "Iqbal's Sermons" makes it possible to access important sources of Iqbal's consciousness, mental, psychological, religious and philosophical ideas. Here is a research and critical review of important works in the context of Iqbal's sermons. These writings have tried to highlight Iqbal's sermons in common, comprehensible, easy and simple Urdu language. These sermons were Iqbal's intellectual masterpieces. In his sermons, he presented the study of Islam and modern philosophy of science in a comparatively analytical manner. The sermons try to bring together the comparative, harmonious trends of philosophy, religion and science. The sermons describe the logical, philosophical, wise, religious, psychological, social and scientific way of thinking in a scientific way. The study of Iqbal's sermons is very important to understand the nature and meaning of Iqbal's thought. In the article under review, the nature and meaning of the sermons as well as the important sources have been reviewed.

Keywords: *Iqbal's sermons, Analytical study, Comprehensible, Harmonious, Comparative, Religious, Reviewed.*

فکر اقبال کی جہاں شعری کاوشوں سے آگاہی ہوتی ہے وہاں اُن کی نثری تحریریں بھی اپنا منفرد مقام رکھتی ہیں۔ نثری تحریروں میں ان کے "خطبات" کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ فکر اقبال کی ماہیت ورجحانات کو سمجھنے کے لیے "خطبات اقبال" نثر میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ اکثر ادباء ان کے خطبات کی فلسفیانہ زبان ، اختصار، جامعیت اور معنویت کو سمجھنے پر زور نہیں دیتے، بلکہ وہ فہم اقبال کو سمجھنے کے لیے شعری مجموعوں سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں۔ کسی بھی شاعر کے ذہنی ارتقا کی منازل کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ جہاں اُن کے شعری کلام سے معانی اخذ کیے جاتے ہیں وہاں اُن کے نثری مجموعوں کو بھی سمجھنا، پرکھنا اور تجزیہ کرنا لازمی امر ہے۔ ڈاکٹر وحید قریشی، علامہ اقبال کے خطبات کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

> " "خطبات" اقبال کا وہ نثری مجموعہ ہے جو فکر اقبال کے مختلف پہلوؤں کو مربوط کرتا ہے۔ ان مقالات کا مقصد اسلامی افکار و نظریات کی تشکیل جدید ہے۔ اسلام اور اسلامی فکر سے متعلق افکار و نظریات کی تدوین کا مقصد دور حاضر کی فکری ترقی اور مسائل کی گونا گوئی میں جدید تعبیر کے لیے گنجائش نکالنا ہے، ساتھ ہی ساتھ یہ کوشش بھی ہے کہ اسلام کی بنیادی اقدار مسخ نہ ہونے پائیں۔ ایک مقصد یہ بھی تھا کہ دور حاضر کے تعلیم یافتہ طبقے کو جدید اصطلاحات کے حوالے سے اسلامی فکر و نظر کا درس دیا جائے۔ "(۱)

"خطبات اقبال" اقبال کی ذہنی، شعوری، نفسیاتی، مذہبی اور فلسفیانہ فکریات کو سمجھنے کے لیے اہم مآخذ کے طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ دور حاضر میں ان کے خطبات کو عام، فہم، سہل اور سادہ زبان میں پیش کرنے کی کوشش جاری وساری ہے۔ کیوں کہ مشکل زبان کی وجہ سے عام قاری ان "خطبات" کو سمجھنے سے قاصر ہے اور اس طرح اُس کا رجحان "خطبات" کی بجائے شعری کلام کی طرف زیادہ ہے۔ "خطبات اقبال" علامہ اقبال کے وہ انگریزی خطبات ہیں جو ۲۹-۱۹۲۸ء میں مدراس، میسور، بنگلور، علی گڑھ اور حیدر آباد دکن کے علمی و ادبی مجالس میں بیان کیے گئے۔ ۱۹۳۰ء میں ان "خطبات" کو انگریزی میں "Six Lectures on the Reconstruction of Religious Thought in Islam" کے عنوان سے شائع کر دیا گیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۴ء میں شائع کیا گیا اور اس بار ساتویں خطبے کا بھی مزید اضافہ کیا گیا۔(۲) جس دور میں علامہ اقبال کے "خطبات" شائع ہوئے، اس

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

زمانے میں علامہ اقبال کی شہرتِ بام بطور مفکر، شاعر، فلسفی، ملی اور قومی رہنما کے عروج پر تھی۔ڈاکٹر سید عبداللہ ''خطبات اقبال'' کے بارے میں فرماتے ہیں:''حضرت علامہ اقبال کا فکری شاہکار تھے۔''(۳)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا مطالعہ اسلام اور جدید فلسفہ و سائنس بہت گہری نوعیت کا تھا۔انھوں نے فلسفے اور اسلامی تعلیمات کو تقابلی انداز میں تجزیاتی طور پر پیش کیا ہے۔جس سے فلسفہ و سائنس کی صدیوں پر محیط رجحانات کو اسلامی تناظر میں دیکھا گیا ہے۔''خطبات اقبال'' دبستان اقبال میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان خطبات کی تشریح و توضیح میں علامہ اقبال کے مدّاح آج بھی کوشاں ہیں۔ماضی میں بھی خطبات پر کام ہو تا رہا ہے اور آج بھی محققین اس روش پر قائم ہیں۔عشرت انور کا پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ''The Metaphysics of Iqbal'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔اسی طرح محمد سہیل عمر کا ایم فل کا مقالہ بعنوان:''خطبات اقبال، نئے تناظر میں'' بھی اقبال اکادمی سے شائع ہو چکا ہے۔اس سے ثابت ہو تا ہے کہ دور جدید میں بھی''خطبات اقبال''پر تحقیقی کام جاری و ساری ہے۔علامہ اقبال کے خطبات پر اردو ترجمہ کا کام ان کی زندگی ہی میں شروع ہو گیا تھا۔سب سے پہلے خطبات کا ترجمہ کرنے کے لیے جس شخصیت نے کوشش کی ،وہ سید نذیر نیازی ہیں۔وہ علامہ اقبال کے قریبی احباب میں بھی شمار ہوتے ہیں۔انھوں نے علامہ اقبال کی صحبت میں کافی وقت گزارا۔علامہ اقبال کی نگرانی میں سید نذیر نیازی نے خطبات کے ترجمہ کا کام شروع کیا اور ان کی کتاب ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ ''کانام بھی اقبال کا تجویز کردہ ہے۔سید نذیر نیازی نے مترجم کے طور پر اپنے فرائض انجام دیے۔''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' پر کام حیات اقبال میں ہی شروع ہو گیا تھا، لیکن اس کتاب کی اشاعت علامہ اقبال کی وفات کے بیس سال بعد ۱۹۵۸ء میں ہوئی۔ریاض احمد چودھری زیر نظر کتاب اور مصنف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> ''حضرت علامہ اقبال کے نظریات وافکار کی ترویج واشاعت کے حوالے سے ایک اہم ترین علمی کاوش جو قبلہ محترم المقام جناب سید نزیر نیازی (مرحوم) نے انجام دی تھی۔وہ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ کے نام سے شائع ہوئی۔یہ کتاب دراصل انگریزی می شائع ہوئی تھی جس کا نام حضرت علامہ اقبال نے Reconstruction of Religious Thought in Islam رکھا اور اس کا ترجمہ سید نذیر نیازی (مرحوم) نے فرمایا،اس علمی وادبی کام کی جتنی بھی تعریف توصیف کی جائے کم ہے۔سید نذیر نیازی نے (مرحوم) نے جس محنت و مشقت اور دقتِ نظر سے یہ ترجمہ کیا بصد لائق تحسین ہے۔''(۴)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' جسے سید نذیر نیازی نے ترجمہ کیا۔اس میں برعظیم کے تعلیم یافتہ طبقے کی عدم دلچسپی کا گلہ بھی کیا جاتا رہا ہے۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟خطبات کے مطالعہ سے ادبا شغف کیوں نہیں رکھتے ہیں؟اس ضمن میں سید نذیر نیازی نے بھی توجہ مرکوز کرائی ہے کہ: سب سے بڑھ کر یہ فرض مسلمانوں کا ہے کہ وہ ان ارشادات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں،جو ان کے تمدنی ارتقا میں بجا طور پر ان کی رہبری کا حق ادا کر سکتے ہیں۔[۵] ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' علامہ اقبال کے خطبات پر شائع ہونے والی اردو تصانیف میں درجہ اول کی کتاب ہے۔اس تصنیف کا پہلا اڈیشن بزم اقبال،لاہور سے ۱۹۵۸ء شائع ہوا۔اس کے بعد دوسرے ایڈیشن کو ۲۵ برس کے ایک طویل عرصے کے بعد شائع کیا گیا۔علامہ اقبال پاکستان کے قومی شاعر ہیں اور عالم گیر شہرت کے حامل ہیں،لیکن ان کے خطبات سے یہ بے نیازی اور بے اعتنائی حیرت انگیز بات ہے۔دور جدید میں بھی ان خطبات کو وہ پذیرائی حاصل نہ ہو سکی،جس کے وہ مستحق ہیں۔

سید نذیر نیازی نے ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' میں مشکل،دقیق اور پیچیدہ الفاظ وتراکیب کو استعمال کیا ہے۔اُن کی اس کاوش میں عربیت اور فارسیت کی آمیزش کا بھی گراف زیادہ ہے۔یہاں قاری اگر تھوڑا سا مطالب،فلسفیانہ اندازِ بیان،شعوری اور نفسیاتی کیفیات پر غور کرے تو وہ اپنے مقصد کا تعین کر سکتا ہے۔زیر نظر تصنیف علامہ اقبال کے خطبات کے اردو تراجم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔اس کتاب میں علامہ اقبال کے انگریزی سات خطبات کا اردو ترجمہ مع مقدمہ،حواشی اور تصریحات کو پیش کیا گیا ہے۔بزم اقبال،لاہور نے زیر نظر تصنیف کی اشاعت ہشتم کا اہتمام ۲۰۱۹ء میں کیا۔اس میں ساتوں خطبات کے اردو تراجم کے ساتھ آخر میں ان خطبات کی تصریحات بھی پیش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ مصطلحات اور اشاریہ کا اضافہ بھی خوش آئند بات ہے۔یہاں علامہ اقبال کا دیباچہ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں علامہ اقبال فرماتے ہیں:

> ''میں نے اسلام کی روایات فکر،علیٰ ہذا ان ترقیات کا لحاظ رکھتے ہوئے جو علم انسانی کے مختلف شعبوں میں حال ہی میں رونما ہوئیں،الٰہیات اسلامیہ کی تشکیل جدید سے ایک حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔یوں بھی یہ وقت اس طرح کے کسی کام کے لیے بڑا مساعد ہے۔قدیم طبیعیات نے خود ہی اپنی بنیادوں کی تنقید کرنا شروع کر دی ہے۔لہٰذا جس قسم کی مادیت ابتداًاس کے لیے ناگزیر تھی،بڑی تیزی سے ناپید ہو رہی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مذہب اور سائنس میں ایسی ایسی ہم آہنگیوں کا انکشاف ہو جو سر دست ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔"(۶)

سید نذیر نیازی کی خطبات اقبال پر تصنیف "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" ایک مقبول ترین کتاب ہے، لیکن اس کے انداز بیان اور اسلوب میں مشکل اور دقیق رجحانات پائے جاتے ہیں۔ اقبال نے جو مطالب اپنے خطبات میں نمایاں کیے ہیں۔ اُن میں جدید و قدیم حکیمانہ اندازِ فکر کو اپنایا گیا ہے۔ ان خطبات میں قدیم و جدید افکار و نظریات سے متعلق معانی و مطالب کو پیش کیا گیا ہے۔ یہاں اصطلاحات و مطالب کو فلسفیانہ صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ جس کو سمجھنا عام قاری کے بس کی بات نہیں ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے "خطبات" میں فلسفہ، مذہب اور سائنس کے تقابلی، امتزاجی اور ہم آہنگی رجحانات کو ایک لڑی میں پرونے کی کوشش کی ہے۔ خطبات میں فلسفیانہ، حکیمانہ، منطقی، شعوری، نفسیاتی، مذہبی، معاشرتی اور سائنسی اندازِ فکر کو سائنٹفک انداز میں پیش کیا ہے۔ سید نذیر نیازی کے تراجم کا کوئی قصور نہیں ہے۔ سائنسی اصطلاحات اور مصطلحات علمی کو سمجھنے کے لیے بااستعداد اور ذی علم قارئین کی ضرورت ہے۔ تبھی خطبات کی صحیح معنویت تک پہنچا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سید نذیر نیازی کے خطبات کے ترجمے کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "نذیر نیازی مرحوم نے خطبات کے ترجمے میں حتی الوسع محنت و کاوش اور تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے۔ بعض حصوں کا ترجمہ خود حضرت علامہ نے ملاحظہ فرمایا اور بعض الفاظ اور مصطلحات، حتیٰ کہ بعض عبارتوں تک کی اصلاح کی۔ اسی طرح ترجمے کا ایک حصہ مولانا محمد السّورتی اور سید عابد حسین مرحوم نے دیکھا۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی، ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر محمد منور، پروفیسر آل احمد سرور اور پروفیسر جگن ناتھ آزاد جیسے اکابر علم و ادب اور اقبال شناسوں نے اس ترجمے پر اطمینان ظاہر کیا۔"(۷)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے مذکورہ اقتباس سے سید نذیر نیازی کے خطبات کے ترجمے کی افادیت اور اہمیت ادیبوں کی نظر میں واضح ہو جاتی ہے کہ سید نذیر نیازی کے کام کا اپنا ایک معیار و مقام ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے بھی علامہ اقبال کے خطبات کا ترجمہ کیا ہے۔ "تلخیص خطبات اقبال" کے نام سے خلیفہ عبدالحکیم کے ترجمے کو ڈاکٹر طارق عزیز نے مدوّن کیا ہے۔ خطبات اقبال کا یہ ترجمہ مختصر اور سہل انداز میں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی ایک اہم کاوش

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہے۔ یہاں پہلے خطبے کا عنوان "علم اور روحانی حال و وجدان" سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ انھوں نے اس پہلے خطبے کے ترجمے کا آغاز کچھ یوں کیا ہے کہ:

> "مذہب، فلسفے اور اعلیٰ درجے کی شاعری میں یہ استفہام مشترک طور پر ملتا ہے کہ جس کائنات میں رہتے۔ اس کی صنعت اور ساخت کیا ہے؟ اس تغیر پذیر عالم میں کوئی ثابت عنصر بھی ہے۔ انسان کا اس میں کیا مقام ہے اور اس مقام کے لحاظ سے اس کا کردار کیا ہونا چاہیے؟ لیکن سوالات کے اشتراک کے باوجود دین، شعر اور فلسفہ میں اسلوب فکر و تاثر کا فرق ہے۔ شاعرانہ الہام ایک انفرادی انداز رکھتا ہے۔"(۸)

پروفیسر شریف کنجاہی نے علامہ اقبال کے "خطبات" کا آسان اردو ترجمہ "مذہبی افکار کی تعمیر نو" کے عنوان سے کیا ہے۔ انھوں نے علامہ اقبال کے سات لیکچروں کا اردو ترجمہ ذیل عنوانات سے کیا ہے۔ پہلا خطبہ: علم اور عرفان، دوسرا خطبہ: کشفی دریافت اور میزان عقل، تیسرا خطبہ: خدا کیا ہے اور دعا کیا ہے؟، چوتھا خطبہ: نفس انسانی اس کی حریت عمل اور بے فنائی، پانچواں خطبہ: اسلامی ثقافت کی روح، چھٹا خطبہ: اسلام میں اجتہاد، ساتواں خطبہ: کیا عرفانی آگاہی ممکن ہے۔ پروفیسر شریف کنجاہی اپنی تصنیف "مذہبی افکار کی تعمیر نو" کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> "آج سے چودہ برس پہلے علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کا پنجابی ترجمہ مجلس ترقی ادب کے ذریعے اشاعت پذیر ہوا تو مجموعی طور پر میری اس کوشش کو پسند کیا گیا۔۔۔ کہ میں ان خطبات کا عام فہم اردو میں بھی ترجمہ کر دوں۔"(۹)

پروفیسر شریف کنجاہی نے "خطبات اقبال" کا ترجمہ ڈاکٹر محمد افضل (سابق ریکٹر Rector اسلامیہ یونیورسٹی اسلام آباد) کے ایما پر کیا۔ ڈاکٹر موصوف کے خیال میں سید نذیر نیازی (مرحوم) کے ترجمے میں عربیت اور فارسیت کی تراکیب کا زیادہ شمار کیا گیا ہے، جس سے عام قاری رغبت نہیں رکھتا۔ یہ تلخ حقیقت بھی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد عربی اور فارسی کا رجحان بہت کم ہو گیا ہے اور چند لوگ ہی ان سے شغف رکھتے ہیں۔ اسی لیے سید نذیر نیازی کا کیا ہوا ترجمہ آج دقیق، مشکل اور گنجلک محسوس ہوتا ہے۔ شریف کنجاہی نے دور جدید کے تقاضوں کے مطابق "خطبات اقبال" کا اردو ترجمہ کرنے کی سعی کی ہے۔ عربیت اور فارسیت سے زیادہ اردو زبان کو عام، سہل اور فہم الفاظ و مطالب میں بیان کیا ہے۔ "مذہبی افکار کی تعمیر نو" خطبات اقبال کے تراجم میں اہم تصنیف کے طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ خطبات اقبال کے آسان تراجم میں ڈاکٹر جاوید مجید کی تصنیف "تلخیص نفیس خطبات اقبالؒ و جان

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈوئی'' بھی ایک اہم کاوش ہے۔ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق خطبات اقبال کو عام، فہم اور سہل انداز میں سمجھنے کے لیے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ زیر نظر تصنیف اور مصنف کی اس کاوش کے ضمن میں جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال مرحوم رقم طراز ہیں:

> ''حضرت علامہؒ سے عقیدت اپنی جگہ مگر اب اُن کے خطبات پڑھنے کا تکلف نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ اس عدم اعتنا و فنا کو ختم کرنے کے لیے نوجوان سکالر ڈاکٹر جاوید مجید نے حضرت علامہؒ کے خطبات کی عام فہم تلخیص کی ہے۔ نیز موضوع کی مناسبت سے امریکی فلسفی جان ڈوئی کے دو خطبات کی تلخیص بھی کر دی ہے تاکہ قاری ایک ہی نشت میں خطبات میں بیان کردہ علامہؒ کی فکر سے واقف ہو سکے۔''(۱۰)

زیر تصنیف میں تقریظ جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے تحریر کی ہے۔ جس میں مصنف کی اس کاوش کو سراہا گیا ہے۔ یہاں علامہ اقبالؒ کے سات لیکچروں کے ساتھ دو لیکچر جان ڈوئی کی کتاب '' Reconstruction in Philosophy'' سے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ جان ڈوئی کی کتاب سے دو ابواب کی تلخیص سے سائنسی انداز فکر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور اس سے علامہ اقبالؒ کے خطبات کو بھی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جاوید مجید کو خطبات کی تلخیص کا احساس اُس وقت ہوا جب انھوں نے تفہیم خطبات کے ضمن میں دبستان اقبال اور لمز یونیورسٹی کے اشتراک سے ایک آٹھ روزہ ورکشاپ میں شرکت کی۔ انھوں نے بڑے مختصر انداز میں اقبال کے خطبات کی تشریح و توضیح کی ہے۔ ان کی تصنیف سے قاری باآسانی ''خطبات اقبال'' کے معانی و مطالب کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ لیکن مصنف علامہ اقبال کے خطبات کے انگریزی متن اور مستند اردو ترجمے کو قاری کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس طرح ''خطبات اقبال'' کے باطن سے معنویت کی اچھی کھوج لگائی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر جاوید مجید لکھتے ہیں:

> ''علامہ اقبال کے مخاطب انگریزی خواں تھے۔ اس لیے آپ نے اُن سے انگریزی میں گفتگو کی۔ بعد میں یہ گفتگو The Reconstruction of Religious Thought in Islam کے نام سے شائع ہوئی۔ یہ مجموعی طور پر سات لیکچر ہیں۔ فکر اقبال کی صحیح تفہیم کے لیے اُن کے انگریزی متن کی طرف رجوع کرنا چاہیے یا کسی مستند اردو ترجمے کا سہارا لینا چاہیے۔''(۱۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اقبالیات میں "خطبات اقبال" کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کیوں کہ فکر اقبال میں نثر میں ان خطبات کو جاذب نظر اور تحسین خیال سمجھنا چاہیے۔ یہاں علامہ اقبال کی فکریات میں سائنس، فلسفہ، تخیلات اور اسلامی نقطہ نظر کا بڑی عرق ریزی سے نفسیاتی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ بہر حال تفہیم اقبال اور فکر اقبال کے مطالعہ میں "خطبات اقبال" کا مطالعہ بہت اہم ہے۔ اس مطالعہ کو آسان اور عام فہم کرنے کے لیے اقبال شناسوں کا ایک گروہ سرگرم عمل ہے اور نئی سے نئی کاوش کو خطبات اقبال کے ضمن میں شائع کر رہے ہیں۔ کشمیر یونیورسٹی، سری نگر کے اقبال انسٹی ٹیوٹ نے بھی ۱۹۸۲ء میں علامہ اقبال کے انگریزی سات لیکچروں پر "خطبات اقبال پر ایک نظر" کے نام سے اہتمام کیا۔ ان لیکچروں کو مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے شروع کیا تھا اور بعد میں ان کو کتابی شکل میں بھارت اور پاکستان میں بھی شائع کیا گیا۔ (۱۲) "فکر اسلامی کی تشکیل نو" پروفیسر عثمان کی کاوش ہے۔ اس میں بھی "خطبات" کی تشریح و توضیح اردو میں عام فہم انداز میں کی گئی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر خالد مسعود کی کتاب "اقبال کا تصور اجتہاد" بھی اہم نوعیت کی کاوش ہے۔ اس میں چھٹے خطبے کو تجزیاتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں بہ حیثیت اسلامی مفکر، فکر اسلامی پر گہری نظروں سے الٰہیاتی مسائل کو جدید فکر سے واضح کرنے کی سعی کی ہے۔ تفہیم خطبات پر اہم کاوشوں میں پروفیسر وحید الدین کی "فلسفہ اقبال خطبات کی روشنی میں" اور "تفکر اقبال" بھی اہم ہیں۔ پروفیسر موصوف جامعہ عثمانیہ کے شعبہ فلسفہ سے منسلک تھے۔ لیکن انھوں نے اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں بھی دلچسپی لی ہے۔ ان کی تصانیف میں تفہیم خطبات کو بڑی جاذب نظر اور عرق ریزی سے پیش کیا گیا ہے۔ اقبال کے خطبات کا تفصیلی جائزہ ڈاکٹر عبد المغنی نے بھی اپنی تصنیف "اقبال کا نظریہ خودی" (۱۹۹۰ء) میں پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر عبد المغنی کی اس کاوش کے بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:

> " پروفیسر عبد المغنی صاحب نے ہر خطبے کی علیحدہ تشریح و توضیح اور تعبیر کی ہے اور آخر میں کہا ہے کہ اگر چہ اقبال کے یہ فلسفیانہ خیالات، قرآن پر مبنی ہیں۔ مگر ان کا اظہار عصرِ حاضر کی ان اصلاحات اور محاورات میں ہوا ہے جو جدید ترین علوم و فنون کے مباحث میں مروّج ہیں۔"(۱۳)

"خطبات اقبال تسہیل و تفہیم" جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال کی تصنیف ہے۔ تفہیم خطبات کو سمجھنے میں ڈاکٹر موصوف کی کاوش ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ انھوں نے ساتوں خطبات کو اردو میں موضوعات کے لحاظ سے کچھ اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ۱۔ علم اور مذہبی تجزیہ، ۲۔ مذہبی تجربے کے انکشافات کا فلسفیانہ امتحان، ۳۔ خدا کا تصور اور

مفہوم، ۴۔ انسانی خودی، اس کی آزادی اور حیات بعد موت، ۵۔ اسلامی تمدن کی روح، ۶۔ اسلام کے نظام میں حرکت کا اصول، ۷۔ کیا مذہب کا امکان ہے؟ پہلے خطبے کے شروع میں ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں:

> "اقبال نے خطبے کا عنوان "علم اور مذہبی تجربہ" رکھا ہے۔ "علم" سے اُن کی کیا مراد ہے؟ نیز "روحانی تجربہ" کے بجائے انھوں نے مذہبی تجربہ کی اصطلاح کیوں استعمال کی؟ علم حاصل کرنے کے لیے انسان کے پاس تین ذرائع ہیں: عقل، حواس اور وجدان۔ جو علم عقل کے ذریعے حاصل کیا جائے اُسے عقلی علم کہا جاتا ہے اور اس کا ماہر عالم کہلاتا ہے۔"(۱۴)

خطبات اقبال کی تفہیم و توضیح میں یونیورسٹیوں میں مقالات بھی لکھے گئے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایم فل اقبالیات کے دو مقالے "اقبال اور امکاناتِ مذہب" (آخری خطبے کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ) از غلام رسول محمد ﷺ ۱۹۹۲ء اور محمد سہیل عمر کا "خطبات اقبال، نئے تناظر میں" (۱۹۹۴ء) بھی اہمیت کا حامل ہے۔ "خطبات اقبال، نئے تناظر میں" محمد سہیل عمر کی ایک اہم کاوش ہے۔ اس میں علامہ اقبال کے اصل انگریزی متن سے اقتباسات کو اردو تراجم کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ محمد سہیل عمر خطبات کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> "علامہ اپنے خطبات میں الٰہیاتِ اسلامیہ کی تشکیل جدید کے ذریعے مذہب کا ایسا ہی تصور پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے جو منہاج انھوں نے اختیار کی وہ اسلام اور علوم جدیدہ، مابعد الطبیعیات اور سائنس کے دوران تطبیق کے عمل سے عبارت ہے کیونکہ مذہب اور علم دونوں انسانی اقدار ہیں اور ان میں اگر تطبیق نہ ہو تو دونوں کو پہلو بہ پہلو قبول کرنا ممکن نہ ہو گا۔"(۱۵)

علامہ اقبال کے خطبات کا مطالعہ فکر اقبال کو سمجھنے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ فکر اقبال کی معنویت جس طرح ان کے خطبات میں مزین ہے، اس طرح ان کے شعری کلام میں نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لیے خطبات اقبال کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور ان کے مطالعہ کو ضروری سمجھنا چاہیے۔ زیادہ تر اقبال شناسوں نے شعری کلام کی طرف توجہ مرکوز کی ہے جب کہ فکر اقبال کے بہت سے اہم دریچے خطبات اقبال ہی میں نمایاں ہوتے ہیں۔ خطبات اقبال کی روشنی میں اگر اقبال کے شعری کلام کا مطالعہ کیا جائے تو زیادہ رقت آمیز ہو گا۔ علامہ اقبال کے خطبات اُن کی زندگی کا اصل مقصد ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کے مطالعہ سے ان کے مذہبی افکار و خیالات کی بھی ترویج ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ وحید قریشی،ڈاکٹر،خطبات اقبال پر ایک نظر،اساسیات اقبال،اقبال اکادمی پاکستان ،لاہور،طبع دوم،۲۰۰۳ء،ص:۳۰۲

۲۔ ۱۹۳۰ء میں خطبات کا پہلا اڈیشن لاہور سے شائع کیا گیا اور دوسرا اڈیشن ۱۹۳۴ء میں آکسفرڈ یونیورسٹی پریس لندن سے شائع ہوا۔

۳۔ سید عبد اللہ،ڈاکٹر،متعلقاتِ خطبات اقبال،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،۱۹۷۷ء،ص:(ر)

۴۔ ریاض احمد،عرض ناشر،تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ،مترجم،سید نذیر نیازی،بزم اقبال،لاہور،اشاعت ہشتم،۲۰۱۹ء،ص:۵

۵۔ نیرنگ خیال،اقبال نمبر،ستمبر۔اکتوبر ۱۹۳۲ء،ص:۳۶۲

۶۔ محمد اقبال،علامہ،دیباچہ،تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ،ص:۳۶

۷۔ رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیات: تفہیم و تجزیہ،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،طبع سوم،۲۰۱۶ء،ص:۴۶

۸۔ خلیفہ عبد الحکیم،ڈاکٹر،علم اور روحانی حال و وجدان،تلخیص خطباتِ اقبال،مدوّن،ڈاکٹر طارق عزیز،بزم اقبال،لاہور،جون ۱۹۸۸ء ص:۹

۹۔ شریف کنجاہی،پروفیسر،پیش لفظ،مذہبی افکار کی تعمیر نو،بزم اقبال،لاہور،اشاعت دوم،نومبر 2015ء،ص:۷

۱۰۔ جسٹس (ر) جاوید اقبال،ڈاکٹر،تقرظ،تلخیص نفیس خطبات اقبالؒ وجان ڈوئی،مترجم،ڈاکٹر جاوید مجید،دبستان اقبال،لاہور،جنوری ۲۰۱۶ء،ص:۵

۱۱۔ جاوید مجید،ڈاکٹر،تلخیص نفیس خطبات اقبالؒ و جان ڈوئی،ص:۶

۱۲۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی کتاب اقبالیات: تفہیم و تجزیہ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔طبع سوم،۲۰۱۶ء،ص:۴۸

۱۳۔ رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیات: تفہیم و تجزیہ،ص:۵۰

۱۴۔ جسٹس (ر) جاوید اقبال،ڈاکٹر،خطبات اقبال تسہیل و تفہیم،سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور،۲۰۱۶ء، ص:۲۶

۱۵۔ محمد سہیل عمر،فلیپ،خطبات اقبال،نئے تناظر میں،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،طبع چہارم،۲۰۱۸ء